بسم اللہ الرحمن الرحیم

إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء — عسى أن يبعثك ربك مقاماً محموداً

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | یکم رجب ۱۳۹۹ھ ؛ ۲۸ ہجرت ۱۳۵۸ہش ؛ ۲۸ مئی ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۱۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ ہجرت (مئی)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۰ روزہ ربوہ سے باہر قیام فرمانے کے بعد ۲۶ ہجرت بروز ہفتہ بعد دوپہر بخیریت واپس تشریف لے آئے۔ حضور کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ گزشتہ دو روز سے ان کو سر درد کی شدید تکلیف ہو جاتی ہے اور دن کے وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہوتی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۲۵ ہجرت (مئی) کو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی زیر ہدایت محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں آیت استخلاف کی تفسیر کرتے ہوئے خلافت کی عظمت و اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر بہت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی۔ آپ نے واضح فرمایا کہ انسانی کوششوں سے خلافت قائم نہیں ہوا کرتی بلکہ اپنے مبعوث کردہ مامور کے وصال کے بعد خدا تعالیٰ خود خلافت کا نظام قائم فرماتا ہے اور وہ خود ہی اپنے بندہ اخص کو خلیفہ بناتا ہے۔ جو کام مامور من اللہ کا ہوتا ہے وہی کام اس کے بعد خدا تعالیٰ کی رہنمائی میں خلیفہ انجام دیتا ہے اور حق کا غلبہ اس کی مقبول دعاؤں اور مساعی کے نتیجہ میں منصۂ شہود پر آتا ہے۔ آخر میں آپ نے احباب کو خلافت کی عظیم الشان نعمت کی قدر کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا اس نعمتِ عظمیٰ کی قدر کرو کہ یہ تمہارے ایمان اور اعمالِ صالحہ پر آسمانی شہادت کا درجہ رکھتی ہے۔

ملاقات
تا اطلاع ثانی بند رہے گی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تا اطلاع ثانی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات بند رہے گی۔
احباب نوٹ فرمائیں۔

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

اپنے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مسیح موعود علیہ السلام کا عشق

"دنیا میں عشق تیرا باقی ہے سب اندھیرا"

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا ؛ نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر ؛ لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے ؛ وہ طیب و امیں ہے اس کی ثنا یہی ہے
جو رازِ دیں تھے بھارے اس نے بتائے سارے ؛ دولت کا دینے والا فرمانروا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں ؛ وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
وہ دلبرِ یگانہ علموں کا ہے خزانہ ؛ باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے
دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں ؛ قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے
ہم خاک میں ملے ہیں شاید ملے وہ دلبر ؛ جیتا ہوں اس ہوس سے میری غذا یہی ہے

دنیا میں عشق تیرا باقی ہے سب اندھیرا
معشوق ہے تو میرا عشقِ صفا یہی ہے

(منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام منقول از قادیان کے آریہ اور ہم صفحہ ۴۷ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

روزنامہ الفضل ربوہ
یکم رجب ۱۳۹۹ھ
۲۸ ہجرت ۱۳۵۸ ہش
۲۸ مئی ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنسان کے وجُود میں خیر اور شر کا منبع

گزشتہ شمارہ میں ہم قرآنِ مجید کی رُو سے اِس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ کسی شخص میں ایمان اُس وقت تک متحقق نہیں ہوتا اور اُس وقت تک وہ عنداللہ قابلِ قبول نہیں ٹھہرتا جب تک کہ ایمان اُس شخص کے دل میں داخل نہ ہو۔ محض زبانی اقرار کی خدا کی نگاہ میں کوئی قدر و قیمت اور وقعت نہیں ہوتی۔

کسی شخص کے مومن ہونے کے لئے ایمان کا اس کے دل میں داخل ہونا اِس لئے ضروری ہوتا ہے کہ جملہ اعضائے انسانی میں قلب ہی وہ عضو ہے کہ جس میں خیر یا شر کا بیج بویا جاتا ہے اور اُس کے نشوو ارتقاء کے بعد ایک انسان نیک یا بد بنتا ہے۔ جب تک ایمان دل میں داخل نہ ہو اُس وقت تک کوئی شخص بھی حقیقی مومن نہیں بن سکتا۔ اور جب ایمان دل میں داخل ہو جاتا ہے تو انسان کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ وہ، وہ نہیں رہتا جو پہلے تھا۔

انسان میں جتنی بھی بُرائیاں ہوتی ہیں ان کا منبع اس کا قلب ہی ہوتا ہے یا نیک انسان سے جو نیکیاں سرزد ہوتی ہیں ان کا صدور بھی قلب ہی سے ہوتا۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جو محکم دلائل اور روشن نشانوں کے باوجود حق کو قبول نہیں کرتے اندھا قرار دیا ہے تاہم واضح فرمایا ہے کہ ان کی آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں اِس لئے وہ سب کچھ دیکھتے اور سمجھتے ہوئے بھی حق کو قبول نہیں کرتے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے مخالفینِ حق کو اندھا قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِى الْعُمْىِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ط (النمل آیت ۸۲)

ترجمہ:۔ اور تُو اندھوں کو ان کی گمراہی سے بچا کر ہدایت نہیں دے سکتا۔

لیکن ساتھ ہی واضح فرمایا کہ مخالفینِ حق کی آنکھیں اندھی نہیں ہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ان کے دل اندھے ہیں جس کی وجہ سے وہ حق کو دیکھ اور پہچان نہیں سکتے۔ چنانچہ فرمایا:۔

فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِىْ فِى الصُّدُوْرِ ○ (الحج آیت ۴۷)

ترجمہ:۔ اصل بات یہ ہے کہ ظاہری آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں وہ اندھے ہوتے ہیں۔

جس طرح ہدایت سے محرومی کا سبب دلوں کی نابینائی ہوتی ہے اِسی طرح ہدایت انہی کو ملتی ہے جن کے دل بینا ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ ان کے دل کو ہدایت دیتا ہے جیسا کہ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ط (التغابن آیت ۱۱) سے ظاہر ہے۔ اور پھر چونکہ ایمان اُسی وقت متحقق ہوتا ہے جب وہ دل میں داخل ہو چکا ہو اِس لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کو جس کا دل مومن ہو یعنی وہ دلی طور پر ایمان پر مطمئن ہو اور اسے کفر پر مجبور کیا گیا ہو قابلِ گرفت نہیں گردانا۔ اُس نے سزا کا مستوجب اُس شخص کو ہی قرار دیا ہے جو اپنا سینہ کفر کے لئے کھول دیتا ہے اور ایمان کو اُس میں داخل ہونے ہی نہیں دیتا۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ (النحل آیت ۱۰۷)

ترجمہ:۔ جو لوگ بھی اپنے ایمان لانے کے بعد اللہ کا انکار کریں سوائے ان کے جنہیں (کفر پر) مجبور کیا گیا ہو لیکن ان کا دل ایمان پر مطمئن ہو (وہ گرفت میں نہ آئیں گے) ہاں وہ جنہوں نے (اپنا) سینہ کفر کے لئے کھول دیا ہو ان پر اللہ کا (بہت) بڑا غضب (نازل) ہوگا اور ان کے لئے بڑا بھاری عذاب (مقدّر) ہے۔

اِن جملہ آیات سے ظاہر ہے کہ گمراہی اور ہدایت دونوں کا منبع دل ہے اور اِس بناء پر اصل ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو چکا ہو اور محض زبان کے اقرار تک ہی محدود نہ ہو۔ برخلاف اِس کے جسے کفر کے اظہار پر مجبور کر دیا گیا ہو یعنی دباؤ میں آکر جبراً اسے کفر کا اظہار کرنا پڑا ہو اور دل اُس کا ایمان پر مطمئن ہو اسے خدا مومن ہی شمار کرے گا اور اُس کے اظہارِ کفر پر اسے موردِ عذاب نہیں بنائے گا۔ سو گویا فی الحقیقت دل کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ اگر کسی انسان کا دِل مسلمان ہے تو وہ موردِ غضبِ الٰہی ہونے سے محفوظ رہے گا اور اگر کوئی شخص زبان سے تو ایمان لانے کا اقرار کرتا ہے لیکن دل اُس کا کافر ہی ہے تو وہ ضرور موردِ غضب الٰہی ہوگا۔ اِسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دِل کی پاکیزگی اور اس میں ایمان کے جاگزیں ہونے کی بنیادی اہمیّت واضح کرنے کے لئے فرمایا:۔

اَلَا وَاِنَّ فِى الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِىَ الْقَلْبُ۔

(مسلم)

ترجمہ:۔ سُنو! انسان کے جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب تک وہ تندرست اور ٹھیک رہے تو سارا جسم تندرست اور ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ خراب اور بیمار ہو جائے تو سارا جسم بیمار اور لاچار ہو جاتا ہے اور اچھی طرح یاد رکھو کہ یہ گوشت کا ٹکڑا انسان کا دل ہے۔

اور اِسی لئے امامِ آخر الزمان سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے (اِس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ چونکہ دل ہی خیر یا شر کا منبع ہے اِس لئے دِل کو ہر قسم کی آلائش سے پاک رکھنا اور اس میں نیکی اور تقویٰ کا بیج بونا از حد ضروری ہے) فرمایا ہے:۔

"سب سے اوّل اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مُچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر یک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء۔ ہر یک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردّی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردّی پاؤ اُس کو کاٹ کر باہر پھینکو، ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔ پھر بعد اِس کے کوشش کرو اور نیز خدا تعالیٰ سے قوّت اور ہمّت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء، تمہارے تمام قویٰ کے ذریعہ سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں کیونکہ جو بات دل سے نکلے اور دل تک ہی محدود رہے وہ تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی۔"

(ازالہ اوہام طبع اوّل ص ۸۲۷، ص ۸۲۸)

درخواستِ دُعا

میری اہلیہ محترمہ کا کراچی نیوی ہسپتال میں مورخہ ۲۹ مئی کو سینے پر گلٹی کا اپریشن ہو رہا ہے۔ جملہ احباب سے اپریشن کی کامیابی اور صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔

(عبدالرحمٰن صابر جنرل سیکرٹری جماعتِ احمدیہ گوجرانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ خلافتِ احمدیہ پر ایک نظر

(مکرم حافظ عبدالحفیظ صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور وقتاً فوقتاً اپنے رسولوں کے ذریعے ہدایت کے سامان پیدا کئے۔ جب بھی دُنیا ظلمت کے تاریک گڑھوں میں گر جاتی ہے اور ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کا نظارہ ہوتا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی قدیم سُنّت کے مطابق رسول مبعوث فرماتا ہے اور اپنے بندوں کو صراطِ مستقیم پر چلنے کے اسباب مہیا کرتا ہے لیکن نبی ایک انسان ہوتا ہے اِس لئے اپنا وقت پورا کرکے اِس دُنیا سے رخصت ہوجاتا ہے جبکہ اس کا قائم کردہ سلسلہ ایک نرم و نازک پودے کی مانند ہوتا ہے جس کے لئے بادِ صرصر اور مخالف آندھیاں ہلاکت کا باعث بن سکتی ہیں اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا دوسرا ہاتھ دکھلاتا ہے اور اس گرتی ہوئی اُمّت کو سہارا دیتا ہے اور ان میں خلافت کو قائم کرتا ہے جیسا کہ آیتِ استخلاف میں مسلمانوں سے وعدہ فرمایا

"وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ"

(نور آیت ۵۶)

چنانچہ اسی وعدہ کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت قائم ہوئی۔

خلیفہ کے معنی

خلیفہ کے لغوی معنی ۱۔ من یخلف غیرہٗ ویقوم مقامہٗ ۔ ۲۔ الامام الذی لیس فوقہٗ (منجد) یعنی ایسا امام جس کے اوپر کوئی نہ ہو۔

عقائد و اصول کی کتابوں میں لکھا ہے

"الخلافۃ اقامۃ الدین باقامۃ ارکان الاسلام والقیام بالجہاد وحفظ حدود الاسلام وما یتعلق بہ من ترتیب الجیوش والعرض المقاتلۃ"

(مسئلہ خلافت مصنفہ مولانا ابوالکلام آزاد)

شاہ ولی اللہ صاحب نے خلیفہ کی تشریح اِن الفاظ میں فرمائی :۔

"الخلیفۃ نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

(کتاب حجۃ اللہ البالغۃ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مامورِ زمانہ فرماتے ہیں :۔

"خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں .... خلیفہ درحقیقت رسول کا ظِلّ ہوتا ہے"

(شہادۃ القرآن صفحہ ۵۷)

الغرض خلیفہ اسلامی اصطلاح میں وہ ہے جو خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ امام یا اُس کے نبی کے قائم مقام ہوکر نبی کے کام کو کرنے والا ہو۔ دینی معاملات میں اُس کا فیصلہ آخری فیصلہ سمجھا جائے گا وہ شریعت کا قائم کرنے والا، شریعت کا اجراء کرنے والا مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کرنے والا اور مسلمانوں کو صراطِ مستقیم پر قائم رکھنے والا ہوتا ہے الغرض نبی کا اُس کے کاموں میں جانشین امام خلیفہ کہلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آیتِ استخلاف میں مسلمانوں سے خلافت کا وعدہ فرمایا ہے اور قرونِ اولیٰ میں خلافت قائم ہوئی لیکن مسلمانوں کی کمزوری اور اس انعامِ خداوندی کی قدر نہ کرنے کے باعث مٹ گئی اور مسلمان اِس نعمتِ عظمیٰ سے محروم ہوگئے جیسا کہ فرمایا

"لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ"

(ابراہیم)

لیکن اللہ تعالیٰ نے اس تاریک زمانہ میں پھر نور نازل فرمایا کیونکہ یہ سُنّتِ مستمرہ ہے کہ جب کبھی دُنیا گمراہ ہوتی اور تباہی کے کنارے پر کھڑی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرستادے بھیج کر اپنے بندوں کو بچاتا ہے اس زمانہ میں جبکہ ایمان ثریا پر جا چکا تھا اور اسلام اس حدیث کا مصداق بن چکا تھا

"لم یبق من الاسلام الا اسمہٗ ولم یبق من القرآن الا رسمہٗ"

جہاں پیشگوئی کی گئی تھی وہاں ایک بدرِ کامل کی آمد کی اطلاع بھی موجود تھی فرمایا :۔

"لوکان الایمان معلقاً بالثریا لنالہٗ رجل اور رجال من فارس ...."

یہ حدیث روشنی عطا کرتی ہے اور خلافت کے دوبارہ قیام کی خبر دیتی ہے تاکہ سلسلۂ محمدیہ سلسلۂ موسویہ سے کامل مشابہت حاصل کرلے جیسا کہ فرمایا :۔

"تکون النبوۃ فیکم ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعہا اللہ تعالیٰ ثم تکون الخلافۃ علی منہاج النبوۃ ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعہا اللہ تعالیٰ ثم تکون ملکاً عاضاً فتکون ماشاء اللہ ان تکون ثم تکون خلافۃ علی منہاج النبوۃ"

(مشکوٰۃ کتاب الرقاق ابواب الفتن)

اللہ تعالیٰ کی قدیم سُنّت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے پھر اس پیشگوئی کے ماتحت ثم تکون الخلافۃ علی منہاج النبوۃ (مشکوٰۃ) اور اس حدیث کے مطابق کہ "ماکانت نبوۃ قط الا تبعتہا خلافۃ" (جامع الصغیر السیوطی) خلافت یعنی قدرتِ ثانیہ کا ظہور عمل میں آیا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو کہ تمام دُنیا کے وجودوں سے اشرف و اعلیٰ ہیں ظلّی طور پر ہمیشہ کے لئے تاقیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دُنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے"

(شہادۃ القرآن صفحہ ۵۷)

الوصیت میں حضورؑ نے خلافت کو قدرتِ ثانیہ سے تعبیر کیا اور قدرتِ ثانیہ کی مثال حضرت ابوبکرؓ سے دی۔ فرمایا:۔

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے ... اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا"

سبز اشتہار میں خلافت کو انزالِ رحمت سے تعبیر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء بروز منگل قبل دوپہر لاہور میں ہوا۔ تین بجے بعد دوپہر حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ نے خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان پر نمازِ جنازہ پڑھائی۔ شام کی گاڑی سے جنازہ بٹالہ پہنچا بٹالہ سے آگے کندھوں پر راتوں رات قادیان میں جنازہ پہنچایا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد قلوب پر انابت الٰہی کا گہرا اثر تھا۔ نفسانی جذبات دب چکے تھے۔ سب پر ایک روحانی کیفیت طاری تھی۔ حضرت اقدسؑ کے وصال کی خبر سُنتے ہی ہر احمدی اپنے آپ کو بیکس اور یتیم سمجھ کر آستانۂ الٰہی پر جھک گیا اور جماعت کی رہنمائی نصرت اور تائیدِ غیبی کے لئے اپنے خالق و مالک کے حضور گریہ زاری کرنے کی صورت ایک سوال بن چکا تھا اگرچہ تمام دل حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ ہی کو اس منصبِ جلیلہ یعنی خلافت کا اہل یقین کرتے تھے مگر جب تک خلیفہ کا انتخاب عمل میں نہ آگیا [illegible] مارے غم کے دیوانہ ہو رہے تھے [illegible] اور گریہ وزاری میں [illegible] تھے کہ یقیناً ان کی [illegible] کو دیکھ کر عرشِ الٰہی ہل گیا۔ اس روز ہر شخص کا دل [illegible] خشیت اللہ سے لبریز [illegible] صبر کے بعض لوگوں کی [illegible] زور [illegible] اکلوتے بیٹے کی وفات پر بھی [illegible] اور اضطراب کا اظہار نہ کیا [illegible] حالت میں اکابرینِ جماعت احمدیہ [illegible] کے مشورہ سے حضرت مولانا صاحب [illegible]

خدمت میں بیعت کی درخواست کی گئی۔ آپ نے فرمایا:۔

"مَیں دعا کر لوں اس کے بعد بتاؤں گا"

چنانچہ آپ نے نفل ادا کئے اور سجدہ میں اس طرح روئے جس طرح ہنڈیا اُبل رہی ہو۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ اکابرینِ جماعت کے ہمراہ اس جگہ تشریف لے گئے جہاں حضور علیہ السلام کا جسدِ مبارک پڑا ہوا تھا وہاں جا کر آپ نے ایک رِقت آمیز تقریر کی اور فرمایا کہ

"بیعت بِک جانے کا نام ہے اگر تم نے میری بیعت کرنی ہے تو پھر پوری طرح اطاعت کرنی ہوگی"

چنانچہ ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو قادیان میں قدرتِ ثانیہ کا ظہور ہوا اور یہ الہام پورا ہوا "۲۷ کو ایک واقعہ" (ہمارے متعلق) بدر جلد ۶ صہ ۵۱۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی خلافت کا اعلان خواجہ کمال الدین صاحب قائم مقام سیکرٹری نے اِن الفاظ میں کیا:۔

"حضور علیہ السلام کا جنازہ قادیان میں پڑھے جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسبِ مشورہ معتمدینِ صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقربا حضرت مسیح موعود علیہ السلام باجازت حضرت اُمّ المومنین کُل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی جس کی تعداد اُس وقت بارہ سو تھی والا مناقب حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حکیم نور الدین سلّمہٗ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی ... بالاتفاق خلیفۃ المسیح قبول کیا اور حضرت مسیح موعودؑ کے بعد آپ کا جانشین وہ شخص ہے جس کے جھنڈے کے نیچے خدا تعالیٰ نے تمام جماعت کو فوراً جمع کر دیا اور پیشتر اس کے کہ حضرت اقدس کو دفن کیا جاتا تمام جماعت نے بالاتفاق حضرت مولوی نور الدین صاحب کو حضرت مسیح موعودؑ کا خلیفہ مان لیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی"

(بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بیعت کے متعلق غیر مبایعین نے جو کچھ لکھا اس میں خلیفہ کا لفظ صراحت سے موجود ہے اور خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے علم و فضل کا اعتراف کیا۔ بلکہ پیغامِ صلح ۸ اگست ۱۹۵۶ء میں یہاں تک لکھا:۔

"آپ ایک ایسی بزرگ ہستی تھیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صدیق کے مرتبہ پر فائز کیا ہے اور جن کے متعلق فرمایا کہ وہ مشکوٰۃِ نبوت کے انوار سے منور ہے اور اپنی پاک طینی اور شانِ مردی کی مناسبت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے نور لیتا ہے اور مَیں دیکھتا ہوں کہ اُس کے لبوں سے حکمت کے موتی گرتے ہیں اور آسمان کے نور اُس کے پاس نازل ہوتے ہیں"

لیکن غیر مبایعین حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کو ان کی زندگی میں تنگ کرتے رہے۔ کبھی یہ بحث چھیڑ دی کہ اصل جانشین انجمن ہے خلیفہ نہیں۔ کبھی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کو خلیفۃ المسیح کی بجائے صدر، صدر انجمن احمدیہ لکھنا شروع کیا۔ آخر کار ۳۱ جنوری ۱۹۰۹ء بروز اتوار جبکہ خلافت کو ایک سال بھی نہ گزرا تھا کہ حضور خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے جماعت کے سرکردہ افراد کو قادیان میں بلایا۔ فجر کی نماز میں سورہ بروج کی تلاوت فرمائی اور اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ .... بار بار پڑھی۔ مقتدیوں کی چیخیں نکل گئیں۔ نماز کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے دوبارہ بیعت لی اور اس کے بعد ایک رِقت آمیز تقریر کی لیکن اندرونی طور پر غیر مبایعین یہی کہتے رہے کہ مولوی صاحب کو تو کچھ نہیں کہتے ہم آنیوالے کے اختیارات کے بارے میں فیصلہ چاہتے ہیں۔ اور کبھی یہ اعتراض کرتے کہ خلافت حقدار کو نہیں پہنچی (بدر جولائی ۱۹۱۹ء) غیر مبایعین یہ تاویل کیا کرتے تھے کہ یہ سب کچھ ڈانٹ وغیرہ حضرت نواب صاحب اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ نے احمدیہ بلڈنگس میں کھڑے ہو کر فرمایا:۔

"مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جتنی فرماں برداری میرا پیارا محمود۔ بشیر۔ شریف۔ میر ناصر اور نواب محمد علی صاحب کرتے ہیں تم میں سے ایک بھی نظر نہیں آتا" (بدر جولائی ۱۹۱۲ء)

اِسی طرح آنے والے اختیارات کے بارے میں جب اِن لوگوں نے باتیں شروع کیں تو آپ نے فرمایا:۔

"بعض لوگ کہتے ہیں ہم تمہاری نسبت نہیں بلکہ اگلے خلیفہ کے اختیارات کے متعلق بحث کرتے ہیں.... مَیں ایسے لوگوں کو جماعت سے الگ نہیں کرتا شاید وہ پھر سمجھیں پھر سمجھ جائیں"

(بدر ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۹ء)

اِس کے علاوہ مسئلہ خلافت کو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے واضح کر کے جماعت کے سامنے رکھا بقول صاحب بصیرت قمر الانبیاءؓ

"آپ نے خلافت کو آہنی زنجیروں سے باندھ دیا کہ اب کوئی شخص خلافت کے بارے میں جماعت کو دھوکہ نہیں دے سکتا اور مقامِ خلافت پر ہاتھ نہیں ڈال سکتا"

آپ نے احمدیہ بلڈنگس میں کھڑے ہو کر فرمایا:۔

"خلافت کیسری کی دکان کا سوڈا واٹر نہیں تم اس بکھیڑے سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اَور بن سکتا ہے۔ جب مَیں مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا۔ خدا آپ اُس کو کھڑا کر دے گا"

"خدا نے مجھے جس کام پر مقرر کیا ہے مَیں بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں اب اس کرتے کو کوئی نہیں اُتار سکتا اگر سارا جہاں اور تم بھی میرے مخالف ہو جاؤ تو مَیں تمہاری بالکل پرواہ نہ کرتا اور نہ کروں گا.... اگر تم مجھ میں دیکھو تو استقامت کی دعا سے کوشش کرو مگر تم یہ گمان نہ کرو کہ تم اس بڈھے کو آیت یا حدیث یا مرزا صاحب کے کسی قول کے معنی سمجھا لو گے۔ اگر مَیں گندہ ہوں تو یوں دعا مانگو کہ خدا مجھے دُنیا سے اُٹھا لے پھر دیکھو کہ دعا کس پر اُلٹی پڑتی ہے"

(بدر ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۹ء)

۱۸ نومبر ۱۹۱۰ء کو حضور گھوڑی سے گر پڑے ۱۹۱۱ء میں آپ نے وصیت اپنے جانشین کے متعلق لکھوائی۔ اس کے متعلق مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:۔

"اپنی پہلی بیماری میں یعنی ۱۹۱۱ء میں جو وصیت آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ) نے لکھوائی تھی اور جو بند کر کے ایک خاص معتبر کے سپرد کی تھی اُس کے متعلق مجھے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ اُس میں آپ نے اپنے بعد خلیفہ ہونے کے لئے میاں صاحب کا نام لکھا تھا"

(حقیقتِ اختلاف صہ ۶۹)

جلسہ سالانہ ۱۹۱۳ء کے بعد آپ میں زیادہ کمزوری کے آثار ظاہر ہونے شروع ہوئے اور جنوری ۱۹۱۴ء کے وسط سے بیماری کا آغاز ہوا اور ۴ مارچ کو آپ نے وصیت لکھی:۔

"خاکسار بقائمی حواس لکھتا ہے لا الٰہ اِلّا اللہ محمد رسول اللہ۔ میرے بچے چھوٹے ہیں ہمارے گھر میں مال نہیں ان کا اللہ حافظ ہے ان کی پرورش یتامیٰ مساکین کے فنڈ سے نہیں کچھ قرض حسنہ جمع کیا جائے لائق لڑکے ادا کریں جائداد وقف علی الاولاد ہو۔ میرا جانشین متقی ہو۔ ہر دلعزیز۔ عالم باعمل۔ حضرت صاحب کے اپنے اور پرانے احباب سے سلوک چشم پوشی اور درگزر کو کام میں لاوے۔ مَیں سب کا خیر خواہ تھا وہ بھی خیر خواہ رہے۔ قرآن و حدیث کا درس جاری رہے۔ والسلام نور الدین۔"

(۴ مارچ ۱۹۱۴ء)

۴ مارچ کو آپ نے وصیت کی اور ۱۳ مارچ کو جمعۃ المبارک کے روز دار السلام میں سوا دو بجے بعد دوپہر وصال ہوا۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرتِ نبوی کا ایک پہلو — اپنے ہاتھ سے کام کرنا

(مکرم مولوی روشن دین صاحب مربی سلسلہ مقیم کوئٹہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سادہ اور تصنع اور بناوٹ سے کوسوں دور تھی نہایت آسانی سے بغیر کسی حیل وحجت کے اپنا کام وکاج خواہ وہ گھریلو ہو سرانجام دے لیتے تھے۔ بعض لوگ مال دار ہوتے ہیں۔ اپنی سادہ رہائش کے علاوہ ہونے کی وجہ سے اور اقتصادی حالت کے کمزور ہونے کی وجہ سے بھی مجبوراً اپنا کام کاج خود کرنے پر مجبور ہوتے ہیں تاکہ ان کا دنیاوی رعب وداب اور سطوت قائم رہے اور عارضی عزت ومنزلت برقرار رہے۔ اس دنیاوی آلام کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی دینا بھی انہیں آسان معلوم ہوتا ہے۔

مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نظریہ بالکل الگ تھا۔ اس میں شک نہیں۔ آپ پر تنگی ترشی کے اوقات آئے۔ وہ آرام گذر گئے۔ ایسے ایام بھی آئے جب انسان مایوسی کا شکار ہو کر خودکشی کر لیتا ہے۔ برعکس اس کے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وطیرہ ایک ہی تھا کہ تنگی میں بھی صبر وشکر مجسم بن کر اپنے کاموں کو حسبِ ضرورت اپنے خدا کی خوشنودی کی خاطر خود کیا اور جب آپؐ کو خداوند تعالیٰ نے بادشاہت سے نوازا تب بھی وہی دستور رہا کہ خود کام کرنے میں اپنا وقار تصور کیا اور کسی کے محتاج نہ ہونے کو فضلِ الٰہی گردانا۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ جس قوم میں آپؐ پیدا ہوئے اور بود وباش رہی اور پھر ایک لمبی عمر گذاری، وہ دنیا کی رنگینیوں سے بے بہرہ تھے بلکہ جنگلی لوگ ہونے کے باوجود ہر خوبصورتی کے دلدادہ تھے۔ اور ہر قسم کا عز ووقار ان کو بھاتا تھا۔ خدم وحشم کی کثرت ان کے رعب وداب کو چار چاند لگانے کا باعث ہوتا تھا۔ تب بھی اپنے لوگوں کے اطوار سے متاثر نہ ہوئے۔ آپ کی عادت وریت وہی رہی کہ اپنا کام خود بجا لانا ہی بابرکت ومفید ہے پھر یہ بھی سوال اٹھتا ہے کہ آپ کے گرد ونواح کے علاقے اس دنیاوی زیب وزینت سے ناآشنا تھے۔ یہ خیال بالکل غلط اور واقعات کے خلاف ہے کیونکہ ایرانی حکومت بھی ان دنوں اپنا سکہ جمانے کی خاطر ہر قسم کی آرائش وزیبائش کی مشتاق تھی۔ چنانچہ شاہی دربار کے قالینوں میں جواہرات اور موتی ٹنکے ہوتے تھے۔ اور ان کے باغات کا نقشہ زمردوں اور موتیوں کے صرف سے تیار کر کے میدانِ دربار کو شاہی باغوں کا مماثل بنا دیا جاتا تھا۔ اور ہزاروں خدام اور غلام شاہِ ایران کے ساتھ رہتے اور ہر وقت عیش وعشرت کا بازار گرم دکھائی دیتا تھا۔

آپؐ کی دوسری طرف رومی حکومت کا بول بالا تھا جو مشرقی تہذیب وتمدن کی بجائے مغربی تہذیب وتمدن کی دلدادہ تھی چنانچہ مال ودولت کی فراوانی تھی۔ پھر بھی آپ پر ان زبردست حکومتوں کا بھی رتی بھر اثر نہ ہوا۔ آپ پر اثر اس ماحول کا ہو ہی نہ سکتا تھا۔ کیونکہ آپ کا اندازِ فکر وذکر اس دنیاوی ماحول کے بالکل برعکس تھا آپ نے ہر کام کو حسبِ ضرورت اپنے ہاتھ سے کرنے کو ترجیح دی۔ امراء کی عادت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھروں میں ہوں تو ان کے نوکر اور خدام اور عورتوں کے لئے اور بچوں تک کے لئے قیامتِ صغریٰ ہوتے ہیں اس وقت گھر سے امن وامان بالکل اٹھ جاتا ہے اور سارے گھر میں واہی تباہی کا منظر ہوتا ہے۔ گھر کا ہر کس ناکس لرزہ براندام ہوتا ہے مگر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود اپنے گھروں میں رحمت مجسم ہوا کرتا تھا۔ نہایت پرسکون ماحول پیدا ہو جاتا تھا کسی کو گلہ شکوہ نام کا بھی نہ ہوتا تھا۔ چنانچہ حدیث بھی اسی پُرامن ماحول کو پیش کرتی ہے اور اسی کے الفاظ درج ذیل ہیں۔ کسی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دریافت کیا کہ آپؐ گھر میں کیا کیا کرتے تھے تو انہوں نے مندرجہ ذیل الفاظ میں جواب دیا:۔

وما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصنع فی بیتہ قالت کان یکون فی مھنۃ اھلہ تعنی فی خدمۃ اھلہ فاذا حضرت الصلوۃ خرج الی الصلوۃ۔

(بخاری جلد اوّل کتاب الاذان)

ترجمہ: محبوب کبریا سید الخلق حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کیا کرتے تھے۔ آپ نے جواب دیا کہ آپ اپنے اہل کی خدمت کرتے تھے۔ پس جب نماز کا وقت آجاتا تو آپ نماز کے لئے باہر چلے جاتے تھے۔"

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسی سادگی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ اور بادشاہت کے باوجود آپ کے گھر میں کام کرنے والا کوئی نوکر نہ ہوا کرتا تھا بلکہ خالی اوقات میں خود ہی اپنی پاک ازواج مطہرات کا ہاتھ بٹایا کرتے تھے۔ اللہ اللہ کیسی سادہ زندگی ہے اور کیا ہی بے نظیر نمونہ ہے۔ کیا کوئی انسان ایسا پیش کیا جاسکتا ہے جس نے بادشاہ ہو کر یہ نمونہ دکھایا ہو۔ بالکل نہیں آپ کی گھریلو زندگی نہایت ہی پرامن تھی۔ نہ بچوں سے جھگڑا ہے۔ نہ بیویوں کو ایک دوسرے پر گلہ شکوہ ہے۔ جس طرح دل پرسکون تھے، اسی طرح آپ کے گھروں کی فضا بھی پُرامن تھی۔ ایسا ہونا ضروری تھا کیونکہ کسی کام میں آپ کو عار نہ تھا بلکہ پُروقار طرز پر ہر کام سرانجام پا رہا تھا چنانچہ حدیث ہے جو ذیل میں من وعن نقل کر کے مختصر ترجمہ بھی درج ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:۔

"عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلف البعیر و یقیم البیت و یخصف النعل و یرقع الثوب و یحلب الشاۃ و یاکل مع الخادم و یطحن معہ اذا اعیا و کان لا یمنعہ الحیاء ان یحمل بضاعتہ من السوق الی اھلہ و کان یصافح الغنی و الفقیر و یسلم مبتدئاً و لا یحتقر ما دعی الیہ ولو الی حشف التمر و کان ھین المؤنۃ لین الخلق کریم الطبیعۃ جمیل المعاشرۃ طلق الوجہ بساماً من غیر ضحک محزوناً من غیر عبوسۃ متواضعاً من غیر مذلۃ جواداً من غیر سرف رقیق القلب رحیماً بکل مسلم لم یتجشأ قطّ من شبع و لم یمدّ یدہ الی طمع۔"

(بخاری کتاب الرقاق کیف کان عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بڑی سادہ تھی۔ آپ کسی کام کو عار نہ سمجھتے تھے۔ اپنے اونٹ کو خود چارہ ڈالتے تھے۔ گھر کا کام کرتے۔ اپنی جوتیوں کی مرمت کر لیتے۔ کپڑے کو پیوند لگا لیتے۔ بکری دوہ لیتے۔ خادم کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتے۔ آٹا پیستے پیستے اگر وہ تھک جاتا تو اس میں اس کی مدد کرتے۔ بازار سے گھر کا سامان اٹھا کر لانے میں شرم محسوس نہ کرتے۔ امیر غریب ہر ایک سے مصافحہ کرتے۔ سلام میں پہل کرتے۔ اگر کوئی معمولی کھجوروں کی بھی دعوت دیتا تو آپ اسے حقیر نہ سمجھتے اور قبول کرتے۔ آپ نہایت ہمدرد، نرم مزاج اور حلیم الطبع تھے۔ آپ کا رہن سہن بڑا صاف ستھرا تھا۔ بشاشت سے پیش آتے۔ تبسم آپ کے چہرہ پر جھلکتا رہتا۔ آپ زور کا قہقہہ لگا کر نہ ہنستے تھے۔ خدا کے خوف سے فکرمند رہتے لیکن ترشروئی اور خشکی نام کو نہ تھی منکسر المزاج تھے لیکن اس میں کسی کمزوری اور پستی کا شائبہ نہ تھا۔ بڑے سخی (کھلے ہاتھ کے) لیکن بے جا خرچ سے ہمیشہ بچتے۔ نرم دل رحیم وکریم تھے۔ ہر مسلمان سے مہربانی سے پیش آتے۔ اتنا پیٹ بھر کر نہ کھاتے کہ اباسیاں لیتے رہیں۔ کبھی حرص وطمع کے جذبہ سے ہاتھ نہ بڑھاتے بلکہ صابر وشاکر اور کم پر قانع رہتے۔"

یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی کیفیت بیان کرتی ہے جو نورِ ایمانی سے بھرا ہوا اور مطمئن تھا۔ کسی نے کیا خوب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں تحریر فرمایا ہے ؎

"اَنْتَ الَّذِیْ ھُوَ عَیْنُ کُلِّ سَعَادَۃٍ
تَھْوِیْ اِلَیْکَ قُلُوْبُ اَھْلِ صَفَاءٍ"

تُو ہی ہر سعادت مندی کا چشمہ ہے۔ تُو ہی ہے جس کی طرف صاف دل لوگوں کے دل جھکتے ہیں۔

مرکزی سالانہ امتحانات

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام مرکزی سالانہ امتحانات یکم جون کو منعقد ہو رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ۔

قائدین مجالس سے گزارش ہے کہ خدام کو امتحانات کی تیاری کروائیں اور زیادہ سے زیادہ خدام کو شامل کیا جائے۔

پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے مرکز کو آگاہ فرما دیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلند مقام حاصل کرنیکی کوشش کرو

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت ان جماعتوں میں سے ہے جو خدا تعالیٰ کے نظام کے دوبارہ دنیا میں قائم ہونے کی قائل ہے ...... کہ اسلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اتباع کے ذریعہ تمام دنیا پر غالب آئے گا ...... جو اس کام میں خدا تعالیٰ کا ہاتھ بن جائیں گے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ نہیں بنیں گے تو وہ انہیں باہر نکال کر پھینک دیگا"

غلبۂ اسلام کے دن کو قریب سے قریب تر لانے کیلئے تحریک جدید کی تمام مالی تحریکات اشاعت اسلام تراجم قرآن مجید بزبان غیر ممالک اور تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے فنڈز میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں اور اپنی مالی قربانیوں کے معیار کو بڑھاتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس اہم فریضہ کے ادا کرنے کی کماحقہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

وقف جدید اور انصار اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز وقف جدید کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اگر احمدی بچے اس موقع پر پچاس ہزار روپیہ پیش کردیں تو دنیا میں ایک بہترین نمونہ قائم کرنے والے ہوں گے۔"

(خطبہ جمعہ ۷ راکتوبر ۱۹۶۶ء)

عہدیداران انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے حلقہ جات میں اس امر کا جائزہ لیں کہ کوئی چھوٹے سے چھوٹا بچہ بھی وقف جدید کے چندہ میں شمولیت سے نہ رہ جائے تاہم اور ہماری اولادیں دائمی زندگی کی وارث ہوں۔ اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے۔ براہ کرم زعماء انصار اللہ صاحبان اپنی ماہانہ رپورٹ ارسال کرتے وقت گزشتہ سال کے اسی ماہ سے مقابلہ کرکے معین اعداد و شمار کے ساتھ اپنی ماہانہ رپورٹوں میں اپنی مساعی کے نتائج کا ذکر فرمایا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ)

وقف عارضی اور امرائے جماعتہائے احمدیہ کی ذمہ داری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"تیسری بات جس کی طرف میں احباب جماعت احمدیہ اور جماعت خصوصاً امراء اضلاع کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ وقف عارضی کے متعلق جماعت میں تحریک کی تھی ...... امراء اضلاع کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہیئے۔

امراء اضلاع جماعت کے مستعد اور مخلص احباب کو اپنی ذاتی کوشش سے اس طرف متوجہ کریں تا زیادہ احمدی اس مقصد وقف عارضی کے لئے پیش ہوں اور خدمت اسلام کے لئے اپنے وقت کا ایک تھوڑا اور حقیر سا حصہ پیش کیا کریں"

(الفضل ۱۳ راپریل ۱۹۶۶ء)

جملہ امراء احباب سے درخواست ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں احباب کو پورے زور سے توجہ دلائیں کہ سب لوگ وقف عارضی میں حصہ لیں۔ اس وقت قرآن مجید پڑھانے اور تربیت کے لئے بڑی تعداد میں واقفین کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ امراء حضرات اس طرف خاص توجہ فرمائیں گے

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

ضروری اعلان!

خدام الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات ۲۴ جون کو ہو رہے ہیں خدام تیاری کریں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

موصیان کرام توجہ فرمائیں

امرائے کرام / صدر صاحبان بھی توجہ فرمائیں

۱- سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ضمیمہ الوصیت میں فرمایا ہے کہ:۔
"وصیت کرنے والا جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے پابند احکام اسلام ہو اور تقویٰ طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا ہو۔"

۲- ورثہ میں سے خواتین کو اُن کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ شرعی حصہ وراثت دینا اسلام کے اہم احکام میں سے ایک حکم ہے۔ اور تمام موصیان کرام سے امید کی جاتی ہے کہ وہ بموجب حکم خداوندی خواتین کو اُن کے شرعی حصہ وراثت سے محروم نہیں رکھیں گے بلکہ پوری کوشش کرکے یہ حصہ انہیں ضرور دلوائیں گے۔

۳- اگر کسی موصی نے اس حکم خداوندی کی خلاف ورزی کی ہو تو اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ اس غلطی کے عدم تدارک کی صورت میں اس کی وصیت منسوخ کردی جائیگی۔

۴- اس حکم خداوندی کی پابندی نہ کرنے والا شخص اگر غیر موصی ہوگا تو آئندہ اس کی وصیت قبول نہیں کی جائے گی۔

۵- امراء کرام / صدر صاحبان جماعت براہ کرم بذریعہ خطبات و اعلانات سب موصیان کرام بلکہ سب احباب جماعت کو اس امر سے مطلع فرمادیں۔

(صدر مجلس کارپرداز ربوہ)

تقریب شادی

میری بیٹی عزیزہ روبینہ صفیہ کی تقریب شادی مورخہ ۷/۵/۷۹ بروز دوشنبہ مبارک عمل میں آئی۔ اس کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۹/۱۲/۷۸ کو مسجد مبارک میں پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزم مکرم چوہدری نثار احمد صاحب شاہد ولد چوہدری ظفر علی صاحب مرحوم سے پڑھا تھا۔

برات مورخہ ۶/۵/۷۹ کو سندھ سے عزیزم ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب ساکن بھٹ بھائی کی سرکردگی میں ربوہ پہنچی۔ مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دعا کروائی۔ اور مورخہ ۹/۵/۷۹ کو برات بذریعہ جناب ایکسپریس واپس حیدرآباد روانہ ہوگئی اور بخیر و خوبی دوسرے دن اپنے وطن پہنچ گئی۔ الحمد للہ رب العالمین۔

نوٹ:۔ مکرم صوفی نذیر احمد صاحب نے مورخہ ۸/۵/۷۹ کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ احباب کرام سے استدعا ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے باعث برکت و رحمت بنائے اور ثمرات حسنہ سے نوازے۔ آمین

(خاکسار کیپٹن محمد سعید دار النصر غربی ربوہ)

حضرت حکیم نظام جان ؒ
کا
مشہور دواخانہ
○
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر ○ گوجرانوالہ
فون نمبر ۴۲۰۴۴
ربوہ ○ بالمقابل ایوان محمود فون ۲۳۵
نگران
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان ؒ
رجسٹرڈ درجہ اول

سائیکل کی تبدیلی

کوئی صاحب گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول سے میری سائیکل نمبر P659827 کمپنی P-CT. اٹھا کر لے گئے ہیں اور اس کی بجائے ایک سائیکل چھوڑ گئے ہیں۔

یہ اعلان بذریعہ الفضل دوسری دفعہ کروایا جا رہا ہے۔ جن صاحب کی یہ سائیکل ہو براہ کرم تبدیل فرمالیں۔

محمد صدیق ٹیچر گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطایا دہندگان برائے مریضان فضل عمر ہسپتال

۱۱ر مارچ ۱۹۷۹ء تا ۱۵ر اپریل ۱۹۷۹ء

(قسط ۴)

۲۳۸۔ میاں اللہ بخش صاحب	راولپنڈی	۱۰ ـــ ۰۰
۲۳۹۔ عبدالکریم باسط صاحب	"	۱۴ ـــ ۰۰
۲۴۰ر رب نواز صاحب چکوالی	"	۱۰ ـــ ۰۰
۲۴۱ر شیخ شان محمد صاحب	"	۱۳ ـــ ۰۰
۲۴۲۔ قریشی محمد اسحٰق صاحب مرحوم پشاور روڈ	"	۲۰۰۰ ـــ ۰۰
۲۴۳ر عفت بیگم صاحبہ اہلیہ ملک عبدالجلیل صاحب عشرت	"	۲۰ ـــ ۰۰
۲۴۴۔ ڈاکٹر میجر عبدالحق صاحب منجانب محمد امجد خان صاحب مرحوم	"	۲۰ ـــ ۰۰
۲۴۵ر بیگم صاحبہ محمد امجد خان صاحب مرحوم	"	۲۰ ـــ ۰۰
۲۴۶ر طیبہ بنت ڈاکٹر میجر عبدالحق صاحب	"	۲۰ ـــ ۰۰
۲۴۷۔ بیگم صاحبہ محمد اسمٰعیل صاحب قریشی	"	۱۵ ـــ ۰۰
۲۴۸۔ میجر محمد اسلم صاحب	"	۵۰ ـــ ۰۰
۲۴۹ر رشید احمد صاحب بھٹی	"	۱۵ ـــ ۰۰
۲۵۰۔ محمود احمد صاحب برمی	"	۱۰ ـــ ۰۰
۲۵۱۔ فضل الرحمٰن صاحب ابن چوہدری لطف الرحمٰن صاحب	"	۱۵ ـــ ۰۰
۲۵۲۔ شیخ بشیر احمد صاحب	"	۱۰ ـــ ۰۰
۲۵۳۔ میجر سید مقبول احمد صاحب	"	۱۱ ـــ ۰۰
۲۵۴۔ بیگم اعجاز صاحب	"	۲۵ ـــ ۰۰
۲۵۵ر میجر اسلم حیات صاحب	"	۱۰ ـــ ۰۰
۲۵۶ر شیخ ہبت الرحمٰن صاحب	"	۵۰ ـــ ۰۰
۲۵۷۔ لطف الرحمٰن صاحب مغل بلجیم	"	۲۰ ـــ ۰۰
۲۵۸ر میاں حمید اختر صاحب اسلام آباد	"	۲۵ ـــ ۰۰
۲۵۹ر شیخ اعجاز مسعود صاحب	"	۲۵۰ ـــ ۰۰
۲۶۰ر بیگم منیر احمد صاحب	"	۵۰ ـــ ۰۰
۲۶۱۔ عائشہ بیگم زوجہ محمد شفیع صاحب	"	۱۰ ـــ ۰۰
۲۶۲ر رانا حبیب اللہ خان صاحب	پسرور	۱۰ ـــ ۰۰
۲۶۳ر چوہدری ظہیر احمد صاحب ولد چوہدری لاب دین صاحب	۱۲۶ع مراد	۱۵ ـــ ۰۰
۲۶۴ر چوہدری مبشر احمد صاحب منہاس	"	۲۰ ـــ ۰۰
۲۶۵۔ عبدالسمیع حفیظ برادرز	کوئٹہ	۱۰ ـــ ۰۰
۲۶۶۔ عبدالماجد، عبدالسلام صاحبان	"	۱۵ ـــ ۰۰
۲۶۷ر شیخ محمد حنیف صاحب	"	۲۰۰ ـــ ۰۰
۲۶۸۔ شمس الحق خان صاحب	"	۱۰ ـــ ۰۰
۲۶۹۔ شیخ نعیم احمد صاحب سکھری	"	۴۵ ـــ ۰۰
۲۷۰ر ملک جاوید احمد صاحب	"	۱۵ ـــ ۰۰
۲۷۱ر مرزا منیر بیگ صاحب منجانب والد صاحب مرزا فتح محمد صاحب	"	۱۰ ـــ ۰۰
۲۷۲۔ کیپٹن محمد یوسف خان صاحب	"	۱۰ ـــ ۰۰
۲۷۳ر امۃ الباسط صاحبہ	چھاؤنی "	۱۰ ـــ ۰۰
۲۷۴۔ امۃ المومن صاحبہ	" "	۱۰ ـــ ۰۰
۲۷۵ر اہلیہ صاحبہ ملک منور احمد صاحب	"	۱۰ ـــ ۰۰
۲۷۶ر جمیلہ ملک صاحبہ	"	۱۰ ـــ ۰۰
۲۷۷ر عطاء اللہ صاحب نسیم بھیروی	"	۵۰ ـــ ۰۰
۲۷۸ر مبین الحق خان صاحب	"	۲۰ ـــ ۰۰
۲۷۹۔ احسان الحق خان صاحب ایڈووکیٹ	"	۱۰۰ ـــ ۰۰
۲۸۰ر ڈاکٹر عبدالحمید خان صاحب	"	۱۰ ـــ ۰۰

۲۸۱ر اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبدالحمید خان صاحب	کوئٹہ	۱۰ ـــ ۰۰
۲۸۲ر مبارک احمد صاحب	"	۱۰ ـــ ۰۰
۲۸۳ر عبدالسمیع خان صاحب	"	۱۰ ـــ ۰۰
۲۸۴ر سید بصیر حسین شاہ صاحب	"	۱۰ ـــ ۰۰
۲۸۵۔ عبدالمالک، عبدالسلام خان صاحب	"	۱۱ ـــ ۰۰
۲۸۶ر عبدالرؤف صاحب لودھی	"	۱۴ ـــ ۰۰
۲۸۷ر سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عطاء الرحمٰن صاحب	"	۲۰ ـــ ۰۰
۲۸۸۔ چوہدری اقبال حسین صاحب	"	۱۰ ـــ ۰۰
۲۸۹ر بیگم صاحبہ میاں بشیر احمد صاحب ایم اے	"	۱۰ ـــ ۰۰
۲۹۰ر عبدالرحمٰن خان صاحب ایجنٹ الفضل	"	۱۰ ـــ ۰۰
۲۹۱ر ملک عبدالمالک صاحب	"	۱۰ ـــ ۰۰
۲۹۲ر بیگم صاحبہ میجر نعیم احمد صاحب	"	۲۰ ـــ ۰۰
۲۹۳۔ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر غیور احمد صاحب	مظفر گڑھ	۶۰ ـــ ۰۰
۲۹۴ر منیر احمد صاحب	"	۱۰ ـــ ۰۰
۲۹۵ر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ		۸۰ ـــ ۰۰
۲۹۶۔ " " "	ملتان	۱۵۰ ـــ ۰۰
۲۹۷۔ شریفہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری سلطان علی صاحب گکھڑ منڈی		۱۰ ـــ ۰۰
۲۹۸ر رحمت علی صاحب ظفر سیکرٹری مال کریم نگر فارم		۱۰ ـــ ۰۰
۲۹۹ر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی		۱۰ ـــ ۰۰
۳۰۰۔ محمد عطا ربی صاحب ڈھاکے ضلع شیخوپورہ		۲۰ ـــ ۰۰
۳۰۱۔ سردار بیگم صاحبہ مرحومہ	گجرات	۳۰ ـــ ۰۰
۳۰۲۔ محمد بشیر صاحب شاد مربی سلسلہ	"	۵۰ ـــ ۰۰
۳۰۳۔ والدہ صاحبہ میجر محمد اسلم اعوان	"	۴۰ ـــ ۰۰
۳۰۴ر امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ رسالدار فضل الٰہی صاحب چارسدہ		۲۰ ـــ ۰۰
۳۰۵۔ امۃ الشافی صاحبہ اہلیہ عطاء الرحمٰن صاحب	"	۱۵ ـــ ۰۰
۳۰۶۔ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ساہیوال		۱۳۰ ـــ ۰۰
۳۰۷۔ بچگان ملک عبدالمالک صاحب	دوالمیال	۱۰ ـــ ۰۰
۳۰۸۔ پروفیسر ملک نصیر احمد صاحب	"	۱۰ ـــ ۰۰
۳۰۹۔ نجمہ دختر محمد اختر صاحب	"	۱۰ ـــ ۰۰
۳۱۰۔ سیکرٹری مالی جماعت احمدیہ نوکوٹ سندھ		۶۲ ـــ ۰۰
۳۱۱۔ میاں نذیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ڈسکہ		۵۰ ـــ ۰۰
۳۱۲۔ چوہدری ذوالقرنین صاحب ولد چوہدری بشیر احمد صاحب ڈسکہ		۳۰ ـــ ۰۰
۳۱۳۔ کشور سلطانہ صاحبہ دختر " " "		۱۰ ـــ ۰۰
۳۱۴ر سید شفیق احمد صاحب	گوجرانوالہ	۱۰ ـــ ۰۰
۳۱۵۔ ملک محمود احمد صاحب	"	۱۰ ـــ ۰۰
۳۱۶ر بابو عبدالکریم صاحب	"	۲۰ ـــ ۰۰
۳۱۷۔ ڈاکٹر محمد شریف صاحب پینڈ ٹمرز	"	۱۰ ـــ ۰۰
۳۱۸۔ ملک نذیر احمد صاحب کھوکھر آف لندن	"	۱۰۰ ـــ ۰۰
۳۱۹۔ محمد حسین صاحب کھوکھر	" "	۱۰۰ ـــ ۰۰
۳۲۰۔ امۃ الرحمٰن بشریٰ صاحبہ	"	۵۰ ـــ ۰۰
۳۲۱ر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سکھر		۶۸ ـــ ۰۰
۳۲۲۔ چوہدری لطیف احمد صاحب کرتو		۵۰ ـــ ۰۰
۳۲۳۔ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ منگلا ڈیم کالونی		۳۴ ـــ ۰۰
۳۲۴۔ افتخار احمد صاحب معرفت غلام رسول صاحب چک ۸۶ ج ب سرگودھا		۲۰ ـــ ۰۰
۳۲۵ر محمد احمد صاحب محرر مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ		۱۰ ـــ ۰۰
۳۲۶۔ قمر احمد صاحب دارالبرکات ربوہ		۱۰ ـــ ۰۰
۳۲۷ر محمد اسمٰعیل صاحب	گولارچی	۱۰ ـــ ۰۰
۳۲۸۔ شمشاد احمد صاحب	"	۱۰۰ ـــ ۰۰
۳۲۹۔ نیک محمد صاحب کھریپہ سیالکوٹ		۱۰ ـــ ۰۰

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اظہارِ سپاس و تشکر

(مکرم محبوب عالم صاحب خالد ایم اے ناظر بیت المال آمد ربوہ)

احباب جماعت کو یہ پڑھ کر بے حد مسرت ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے مالی سال ۵۸-۱۳۵۷ ہجری شمسی (مطابق ۷۹-۱۹۷۸ء) کا بجٹ نہ صرف پورا ہوا بلکہ معتد بہ اضافہ کے ساتھ پورا ہوا اور ماشاء اللہ بجٹ سے کہیں زیادہ رقم وصول ہوگئی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ محض اس کے فضل سے ہوا ورنہ انسانی کوشش سے یہ ممکن نہ تھا۔

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کرتے ہوئے جس جذبہ و شوق کے ساتھ عہدیداران جماعت نے گزشتہ سال کام کیا اور مخلصین جماعت نے جس اخلاص اور فدائیت کے ساتھ ان سے تعاون فرمایا اسے دیکھ کر ان کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ پھر جس مستعدی اور انہماک اور فدائیت کے جذبہ کے ساتھ رات دن ایک کر کے عہدیداران جماعت نے آخری ۲۰ دن میں وصولی کے لئے انتھک کوشش کی وہ از حد قابل ستائش ہے۔ ۱۰ر مئی گزشتہ سال کا آخری دن تھا۔ ۹ر اور ۱۰ر مئی (ہجرت) کی رات اکثر عہدیداران نے خدمت دین کے لئے وقف رکھی اور رات بھر کام کر کے ۱۰ر مئی (ہجرت) کو دوڑتے بھاگتے ربوہ تشریف لے آئے۔ وہ عجیب نظارہ تھا دفتر خزانہ کی کھڑکی پر احباب کا تانتا بندھا ہوا تھا۔ شہری جماعتوں کے عہدیداران کے علاوہ دیہاتی جماعتوں کے عہدیداران بھی کثرت کے ساتھ پوٹلیاں ہاتھ میں تھامے اپنی باری کا انتظار کر رہے تھے۔ یہ سلسلہ خدا کے فضل سے شام تک جاری رہا اور سال کے ۳۶۵ دن کے مقابل پر سال کے آخری ایک دن ۱۰ر مئی (ہجرت) کو خدا کے فضل سے سال بھر کے بجٹ کا چودھواں حصہ (۱/۱۴ حصہ) ایک دن میں وصول ہوگیا و ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے اس کی راہ میں قربانی پیش کرنے کا یہ جذبہ بھی پیدا ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ مال کی محبت دلوں میں سرد کر دے۔ ورنہ مہنگائی کے اس عالم میں بچوں کا پیٹ کاٹ کے، گھریلو ضرورتوں کو پس پشت ڈال کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس طرح بے دریغ خرچ کرنے کی فی زمانہ کوئی مثال نہیں ملتی۔

ہماری جبین اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کر رہی ہے اور ہمارے دل اس کے شکر کے جذبات سے مملوء ہیں۔ ایک کمزور سی جماعت، غریب جماعت اور قربانی کا یہ بے مثال نمونہ ـــــ ہم عاجز بندوں کے بس کی بات نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہم ناچیز بندوں کی ناچیز قربانیوں کو قبول فرما کر ہماری مدد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کے مطابق کہ ینصرک رجالٌ نوحی الیھم من السماء اللہ تعالیٰ آسمان سے فرشتے نازل فرماتا ہے جو مخلصین کے دلوں میں اس نیک تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا جوش پیدا کر دیتے ہیں اور پھر خدا تعالیٰ اپنے فضل، محض اپنے فضل سے ہم ناچیز بندوں کی کسی ناچیز کوشش کے نتیجہ میں نہیں بلکہ اپنے فضل سے سب کمی دور کر دیتا ہے اور خدا کی راہ میں دیئے ہوئے اموال میں بے حد برکتیں ڈال دیتا ہے۔ ہم کیا اور ہماری کوششیں کیا ولا فخر۔

اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور بے شمار رحمتوں کو دیکھ کر ہم اس کے حضور عاجزانہ جھکتے ہیں یہ عرض کرتے ہوئے کہ اے اللہ!! تیرے احسانوں کا شمار نہیں، ہم عاجز بندے تیرے احسانوں کا صحیح معنی میں شکر کیسے ادا کر سکتے ہیں۔

نظارت بیت المال آمد امرائے کرام، صدر صاحبان، سیکرٹریان مال اور دیگر عہدیداران اور جماعت کے مخلص احباب کا دلی تعاون کے لئے شکریہ ادا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان و اخلاص میں، فدائیت و ایثار اور قربانی کے جذبہ میں اور اموال و نفوس میں بے انتہا برکتیں ڈالے۔ آئندہ انہیں پہلے سے کہیں زیادہ خدمت دین کی توفیق دے اور اسے قبول فرمائے اور ان پر رضا اور خوشنودی کی نئی سے نئی راہیں کھولتا چلا جائے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

ضروری اعلان

برائے موصیان کرام جو بعد تشخیص جائیداد اقساط ادا کر رہے ہیں

جو موصیان کرام بعد تشخیص جائیداد حصہ جائیداد کی اقساط ادا کر رہے ہیں انہیں مطلع کیا جاتا ہے کہ مجلس کارپرداز کی سفارش پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کے لئے حسب ذیل طریق ادائیگی منظور فرمایا ہے۔

امراء کرام / صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ سے بھی التماس ہے کہ یہ اطلاع تمام موصیان و موصیات تک پہنچا دیں۔

۱۔ ایسے موصی احباب جو ۳۰-۴-۷۹ تک اپنے ذمہ واجب الادا حصہ جائیداد کا ۵۰٪ ادا کر چکے ہوں ان کے لئے سابقہ رعایت قائم رکھی جائے گی اس شرط کے ساتھ کہ وہ اپنی مدت مقررہ میں باقاعدہ ادائیگی کرتے ہوئے کل واجب الادا حصہ جائیداد ادا کر دیں۔

۲۔ جن موصیان نے تشخیص جائیداد کے بعد ۳۰-۴-۷۹ تک واجب الادا رقم کے ۵۰٪ سے کم ادائیگی کی ہے تو وہ بھی اگر ۳۱-۸-۷۹ (اکتیس اگست ۱۹۷۹ء) تک کل واجب الادا رقم کا ۵۰٪ اور موجودہ مالی سال رواں کی چار اقساط ادا کر دیں تو ان کے لئے بھی یہ سہولت برقرار رکھی جائے گی بشرطیکہ وہ بقیہ اقساط آئندہ چار سال دو ماہ کے اندر ادا کر دیں۔

۳۔ مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں حصہ جائیداد کی ادائیگی کی کل مدت تشخیص کی تاریخ منظوری سے ۶ سال ۴ ماہ سے کسی صورت میں بھی تجاوز نہیں کرے گی۔

۴۔ جو موصی حضرات مذکورہ بالا شرائط کو ۳۱ر اگست ۱۹۷۹ء تک پورا نہ کریں تو موجودہ مالی سال کے آخر یعنی ۳۰-۴-۸۰ کے بعد ان کی جائیداد کی سابقہ تشخیص ختم سمجھی جائے گی۔ واجب الادا حصہ جائیداد میں سے جس قدر رقم وہ ۳۰-۴-۸۰ تک ادا کر چکے ہوں گے اسی نسبت سے ان کی جائیداد کا حصہ وصیت ادا شدہ سمجھا جائیگا۔ باقی ماندہ جائیداد کے حصہ وصیت کی ادائیگی کے لئے انہیں درخواست دیکر نئے سرے سے ایک سال کی مدت میں ادائیگی والے موجودہ قاعدہ کے تحت جائیداد کی تشخیص کروا کے ادائیگی کرنا ہوگی۔

(نوٹ:۔ شوریٰ ۱۹۷۹ء میں منظور شدہ نئے قاعدہ کے تحت بعد تشخیص حصہ جائیداد کی ادائیگی کی مدت اب سو ماہ کی بجائے ایک سال ہے۔)

(صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

⊙ وی سی آر ⊙ ٹیلیویژن ⊙ ٹیپ ریکارڈ ⊙ ٹرانسسٹر
⊙ چینجر اور الیکٹرک ریڈیو کی معیاری مرمت کے سپیشلسٹ
ڈان محلہ دار البرکات ربوہ

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ کافی علاج کروایا ہے ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت سے کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز خاکسار کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک پریشانی سے محفوظ رکھے۔

نائیک کلرک مبشر احمد
گوجرانوالہ کینٹ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴